بسم اللہ الرحمن الرحیم

حقوق والدین

وقضی ربك ان لا تعبدوالا ایاہ وبالوالدین احسانا،اما یبلغن عندك الكبر احدھما اوكلاھما فلاتقل لھما اف ولا تنھر ھما وقل لھما قولا كریما واخفض لھما جناح الذل من الرحمة وقل رب ارحمھما كما ربیانی صغیرہ۔(الاسراء ۲۳،۲۴)

ترجمہ: اور فیصلہ فرمادیاتمہارے پروردگارنے کہ نہ پوجومگراسی کواورماں باپ سے بھلائی کرنے کا۔اگرپہنچ جائیں تمہارے سامنے بڑھاپے کوان میں کاایک یادونوں تومت کہناانہیں ”ہاں کاہوں“ اورنہ انہیں جھڑکنا اوربولناان سے عزت کرنے والی بولی اوربچھادیناان کے لئے اپنی چھوٹائی کابازوہمدردی سے اوردعا کرتے رہوکہ پروردگاران دونوں پررحم فرماجیساکہ پالاانہوں نے مجھے کم سنی میں۔اس سے معلوم ہوتاہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ والدین سے احسان وحسن سلوک کوکس قدرترجیح دی کہ کئی مقام ایسے گزرے جہاں شرک سے منع فرمانے کے بعدفوراًوالدین کی نافرمانی سے بچنے کاحکم فرمایا۔والدین کی اطاعت میں سب سے زیادہ حق کس کاہے اس بات کی وضاحت حضورصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان سے ملتی ہے:

حدیث: جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ من احق الناس بحسن صحابتی؟ قال امك قال ثم من؟ قال "امك" قال ثم من؟ "قال امك" قال ثم من؟ قال ابوك (متفق علیہ)

ایک شخص آیاحضورصلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی یارسول اللہصلی اللہ علیہ وسلم کون زیادہ حق دارہے کہ میں اس سے حسن سلوک ونیک رفاقت کروں۔فرمایاتیری ماں پھرعرض کی پھرکون فرمایاتیری ماں تیسری مرتبہ عرض کی کی پھر کون سرکارکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاتیری ماں،چوتھی مرتبہ پوچھاکون فرمایاکہ تیراباپ یعنی شریعت نے ۱۰۰ میں سے ۷۵ فی صدحصہ ماں کارکھاہے اور۲۵ فیصدباپ کالیکن لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ باپ کاماں سے کسی بات پر تنازع ہوتوماں کے حکم پرگالی دی جاسکتی ہے یہ بات غلط ہے کیوں کہ والدین دونوں ہی اس کی جنت بھی ہیں اوراس کی دوزخ بھی۔سرکارعلیہ التحیۃ والثناء فرماتے ہیں۔

ھما جنتك ونارك - دونوں ہی تیری جنت بھی ہیں اورآگ بھی۔

ہاں البتہ دونوں کی خدمت کے حوالے سے بات آتی ہے تو اگر دونوں سفر کے ساتھ آتے ہیں تو ماں کے پاؤں پہلے دبائے پھر باپ کے۔

دونوں پانی ایک ساتھ مانگیں تو پہلے ماں کو پانی پیش کرے پھر باپ کو۔

دونوں میں سے کسی کو گالی نہ دے بلکہ اُف تک نہ کرے کہ اللہ کے حبیب (ﷺ) فرماتے ہیں ''لعن اللہ من سب والدیہ'' کہ اللہ کی لعنت ایسے شخص پر ہوئی ہے جو والدین کو گالی دیتا ہے۔'' اور حدیث پاک میں ہے کہ'' ماں باپ یا کسی ایک کی زیارت حج مقبول کا ثواب رکھتی ہے۔''

اور جو ان کی قبر کی زیارت کرتے ہیں فرشتے اس کی قبر کی زیارت کو آئیں گے۔

والدہ کا حق ایسا ہے ایک صحابی نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ) ایک راہ میں ایسے گرم پتھروں پر کہ اگر گوشت کا ٹکڑا ان پر ڈالا جائے تو کباب بن جائے، چھ میل تک اپنی ماں کو گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں کیا میں نے اس کے حق کو ادا کر دیا۔

رسول اکرم (ﷺ) فرماتے ہیں: تیرے پیدا ہونے میں جس قدر دردوں کے جھٹکے اس نے اٹھائے ہیں شاید ان میں سے یہ ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔

اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

ووصینا الانسان لوالدیہ احسانا-حملتہ امہ کرھا ووضعتہ کرھا وحملہ وفصلہ ثلثون شھرا
-(سورۃ احقاف ،آیت ۱۵)

ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنا اسکو تکلیف سے اور اسے اُٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چُھڑوانا تیس مہینے میں۔

اسی طرح اللہ تعالٰی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

ووصینا الانسان بوالدیہ -حملۃ وھنا علیٰ وھن فصالہ فی عامین ان اشکر لی ولوالدیک الی المصیر-

ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا

کمزوری پر کمزور جھیلتی ہوئی اور اس کا دودھ چھڑانا دو برس میں ہے یہ کہ حق ماں میرا اور اپنے ماں باپ کا آخر تک آنا چاہئے۔

علاوہ ازیں خوب سردی کے موسم میں بھی، خوب نیند کی حالت میں بھی وہ ماں ہی ہے جو اس کی صفائی کرتی ہے اس کو گیلے کپڑوں سے نکالتی ہے جو اسے اپنے گود کے اندر گرمی بہم پہنچاتی ہے اور جب ہم بے جا سوال کرتے ہیں تو وہ اکتاہٹ کے بغیر کئی مرتبہ سوال کا جواب دیتی ہے اور جب ان کی باری ہو کہ وہ بڑھاپے پہنچ جائیں تو ہم سے ان کا ایک سوال برداشت نہیں ہوتا ہے اور اُف تو کم سے کم درجہ ہے اس سے کئی زیادہ ہمارے منہ سے نکلتا ہے جو کسی طرح بھی روا نہیں۔

والد کی اطاعت :

اسی طرح باپ کی اطاعت پر اور اس کے حق پر حضور (ﷺ) کی حدیث مبارکہ ہے کہ:

اللہ تعالیٰ کے حبیب (ﷺ) نے فرمایا:

طاعة الله طاعة الوالد ومعصية الله معصية الوالد☆

اللہ کی اطاعت والد کی اطاعت میں ہے اللہ کی نافرمانی والد کی نافرمانی میں ہے۔

اسی طرح کی ایک اور حدیث پاک ہے:

رضاالله فی رضا الوالد وسخط الله فی سخط الوالد-☆

اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔

اور اس کے حبیب (ﷺ) فرماتے ہیں:

الوالد اوسط ابواب الجنة -فان شئت فاضع ذلك الباب او احفظ -

والد جنت کا اوسط دروازہ ہے اگر تو چاہے تو اس باب کو ضائع کر اور چاہے تو حفاظت کر۔

اور حدیث پاک میں ہے:

الجنة تحت اقدام الامہات -جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔

جنت میں جانے کے لئے دروازے سے گزرنا پڑتا ہے تو والد کی اطاعت بھی ضروری ہوئی۔اور فقہائے کرام

WWW.NAFSEISLAM.COM

بتاتے ہیں جو کہے باپ کی اطاعت شرعاً ضروری نہیں یا (معاذ اللہ) باپ کی توہین وتذلیل جائز ہے جو مطلقاً بلا تاویل ایسا اعتقاد رکھے وہ بے شک منکرِ حکمِ خدا ہوا اس پر صریح الزام کفر (والعیاذ با للہ تعالیٰ)

والدین کے لئے آخر میں دعا کرنے کا حکم دیا گیا ہے:

اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما جس طرح انہوں نے مجھ پر ہمدردی کے ساتھ پرورش کی۔

اللہ تعالیٰ والدین کی اطاعت وفرمانبرداری کی توفیق دے ان کے بعد وصال کے لئے بھی دعا کرنے کی توفیق دے ان کی بدعا سے محفوظ رکھے۔کلمہ پر خاتمہ بالخیر ہو ان کی عزت کرنے کی توفیق دے کہ حدیث پاک میں ایسے واقعات کا اشارہ ملتا ہے کہ والدہ کی ناراضگی کی وجہ سے کلمہ بھی نزع کے وقت نہ نکلتا تھا اور اللہ کے حبیب (ﷺ) کے فرمانے کے مطابق اگر باپ بدعا کرے تو اس کی بدعا رد نہیں ہوتی۔

اللہ کے حبیب (ﷺ) فرماتے ہیں:

كل الذنوب يؤخر الله تعالىٰ منها ماشاء الىٰ يوم القيمة الا عقوق الوالدين فان الله يعجله لصاحبه في الحياة قبل الممات-

WWW.NAFSEISLAM.COM

ہر گناہ کے عذاب کو اللہ تعالیٰ مؤخر فرمادیتا ہے جس کو چاہئے مگر والدین کی نافرمانی ایسا گناہ ہے کہ اللہ اس کے حقدار کو اس کی سزا موت سے قبل پہنچا تا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ قرآن کو سمجھ کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔فرمانِ حق پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔والدین کا فرمانبردار بنائے ان کی بدعا سے محفوظ رکھے۔آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

☆☆☆☆☆